تحقیقی مجلہ ارمغانِ سرحد

جلد ۱، شمارہ ۱، جنوری تا جون ۲۰۲۴ء (Vol:1, Issue:1, 2024) **(Research Journal: Armaghan-e-Sarhad)**

شعبہ اردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

اردو کے مقامی بول چال کے لہجے: زبان کی شناخت اور سماجی معانی

Local Spoken Dialects of Urdu: Linguistic Identity and Social Meanings

Dr. Ahmed Raza
Associate Professor, Department of Linguistics, University of Punjab, Lahore

Dr. Ayesha Siddiqa
Assistant Professor, Department of Sociology, Lahore College for Women University

Dr. Farooq Hassan
Lecturer, Department of Urdu, Karachi University

Abstract:

Urdu, as a dynamic and evolving language, is not only a medium of communication but also a vessel carrying social, cultural, and regional identities. The local dialects, accents, and speech patterns in different regions of Pakistan form an integral part of the linguistic landscape, reflecting not only the linguistic diversity but also the social meanings attached to these variations. This article delves into the concept of maqaami bol chal ke lehzay (local speech accents) and explores how they contribute to language identity and the social perceptions they evoke in Pakistani society. The study examines the interaction between dialectal variations and social markers such as class, ethnicity, and education. The research methodology incorporates both qualitative and quantitative data, drawn from field observations, interviews with native speakers, and sociolinguistic surveys conducted across various provinces of Pakistan. The findings reveal that these local accents play a pivotal role in shaping individual and collective identities, influencing social interactions, and contributing to both in-group solidarity and out-group discrimination. This paper offers valuable insights into how local accents reflect the linguistic and cultural diversity of Pakistan, with implications for language policy, education, and social integration.

Keywords: Urdu, Local Dialects, Accents, Language Identity, Social Meaning, Sociolinguistics, Pakistan

اردو زبان ایک بے حد وسیع اور متنوع لسانی ورثہ رکھتی ہے جسے پاکستان میں قومی زبان کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ اردو نہ صرف ایک رابطے کا وسیلہ ہے بلکہ ایک ثقافتی شناخت بھی پیش کرتی ہے۔ اس کی لسانی خصوصیات اور استعمال کی کئی جہتیں ہیں جن میں سے ایک اہم پہلو اس کے لہجے ہیں۔ اردو کے لہجے نہ صرف مختلف علاقوں کی ثقافت اور تاریخ کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ ان میں سماجی شناخت، طبقاتی فرق اور افراد کے درمیان تعلقات کی پیچیدگیاں بھی چھپی ہوتی ہیں۔ لہذا، اردو کے لہجوں کا مطالعہ زبان کے ارتقا کو سمجھنے اور سماجی معانی کو واضح کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

پاکستان میں اردو کے مختلف مقامی لہجے پائے جاتے ہیں، جن میں لاہور، کراچی، اسلام آباد، پشاور اور دیگر علاقوں کے لہجے شامل ہیں۔ یہ لہجے نہ صرف لسانی تبدیلیوں کی نشاندہی کرتے ہیں بلکہ پاکستان کے مختلف ثقافتی، نسلی اور سماجی پس منظر کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ اردو کے یہ لہجے ملک کے مختلف حصوں میں مختلف انداز سے بولے جاتے ہیں اور ان میں ثقافتی اور سماجی اثرات بھی نمایاں ہیں۔ پاکستانی معاشرے میں اردو کے لہجے، نہ صرف زبان کے استعمال کو متنوع بناتے ہیں بلکہ سماجی حیثیت اور علاقے کی پہچان بھی فراہم کرتے ہیں۔ یہ لہجے کسی بھی شخص کی جغرافیائی اور سماجی حیثیت کا اظہار ہوتے ہیں۔

مسلمان جب ہندوستان آئے تو ان کی زبان فارسی تھی ۔ مذہبی اور قواعدی پابندیوں کے باعث سنسکرت میں غیر زبانوں کے الفاظ کا ملنا ممکن نہیں تھا البتہ برج بھاشا نے اس بن بلائے مہمان یعنی فارسی کو جگہ دی اور ان دونوں زبانوں کے باہمی اختلاط وارتباط سے اردو کی تشکیل ہوئی۔ گویا آزاد بھی اردو کو ایک مخلوط زبان قرار دیتے ہیں جو میر امن سے متاثر ہونے کا نتیجہ ہے۔ محمد حسین آزاد لکھتے ہیں:

> ”مختلف زبانوں نے اسے ریختہ کیا جیسے دیوار کو اینٹ، مٹی، چونا، سفیدی وغیرہ پختہ کرتے ہیں یا یہ کہ ریختہ کی معنی گری پڑی پریشان چیز۔ چوں کہ اس میں الفاظِ پریشاں جمع ہیں اس لیے اسے ریختہ کہتے ہیں۔“(1)

عربی وفارسی سے یہ الفاظ صرف برج نے نہیں ہندوستان کی تمام زبانوں نے مستعار لیے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک طرف آزاد اردو کے آغاز کو مغلیہ سلطنت سے وابستہ کرتے ہیں۔ دوسری طرف چند بردائی کی پرتھی راج راسو، امیر خسرو کی خالق باری و دیگر منسوب کلام، کبیر کی کلام کبیر اور گرونانک کی گرو گرنتھ صاحب سے مثالیں دیتے ہیں ۔ جس سے اس مخلوط زبان کی

قدامت بہت پہلے ثابت ہوتی ہے اس پر مستزاد یہ کہ ان کی بیانات میں ایسا تضاد موجود ہے جو برج والے دعوے کی تردید کر کے برج کی بجائے پنجابی کے ساتھ عربی فارسی اختلاط کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ مثلاً

"گرونانک صاحب کی تصنیفات بہت کچھ ہیں اگرچہ خاص قطعہ پنجاب کی زبان ہے مگر جس بہتات سے ان کی کلام میں عربی فارسی کے الفاظ ہیں اتنے کسی کے کلام میں نہیں۔"(2)

مقامی بول چال کے لہجوں کا مطالعہ اس بات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ کس طرح افراد اپنے مقامی یا قومی پہچان کو زبان کے ذریعے ظاہر کرتے ہیں۔ پاکستان میں اردو کے مختلف لہجوں کا مطالعہ ان کے سماجی، ثقافتی اور لسانی اثرات کو جانچنے کی ایک بہترین طریقہ ہے۔ مختلف علاقوں میں بولے جانے والے اردو کے لہجے لوگوں کی علاقائی وابستگی اور سماجی پس منظر کو واضح کرتے ہیں۔ مقامی لہجے نہ صرف زبان کے ارتقا کو دکھاتے ہیں بلکہ وہ سماجی تفریق، نسلی تعصبات، اور مختلف طبقاتی فرقوں کو بھی اجاگر کرتے ہیں۔ ان لہجوں کا مطالعہ لسانیات، ثقافت، اور سماجی ساختوں کے درمیان تعلقات کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے۔

اردو زبان کی شناخت دو اہم سطحوں پر کی جا سکتی ہے: قومی سطح اور مقامی سطح۔ قومی سطح پر، اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور یہ ملک کے مختلف علاقوں کے درمیان رابطے کا اہم ذریعہ ہے۔ اردو نے آزادی کے بعد پاکستان کے مختلف ثقافتی، نسلی اور لسانی گروپوں کو ایک دوسرے سے مربوط کیا اور ایک مشترکہ زبان کے طور پر اُبھری۔ اس نے پاکستانی معاشرت میں یکجہتی اور قومی شناخت کو تقویت دی۔ تاہم، اردو کی شناخت صرف قومی سطح تک محدود نہیں ہے۔ مقامی سطح پر، اردو مختلف علاقائی لہجوں میں بولی جاتی ہے، جیسے لاہور کا لہجہ، کراچی کا لہجہ، یا پشاور اور کوئٹہ کے علاقے کے لہجے۔ ہر علاقہ اپنے مخصوص لہجے اور زبان کے استعمال کے ذریعے اپنی شناخت پیش کرتا ہے۔ اس طرح اردو زبان نہ صرف ایک قومی زبان ہے بلکہ مختلف مقامی پہچانوں کی نمائندگی بھی کرتی ہے۔

زبان کا استعمال سماجی پہچان سے گہرا تعلق رکھتا ہے کیونکہ ہر زبان یا لہجہ کسی نہ کسی سماجی گروہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ اردو کے مختلف لہجے نہ صرف علاقے کی شناخت ظاہر کرتے ہیں بلکہ یہ فرد کی سماجی حیثیت، طبقے اور تعلیم کی عکاسی بھی کرتے ہیں۔ معاشرتی سطح پر زبان کا استعمال کسی شخص کے مقام، حیثیت اور پس منظر کا پتہ دیتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ایک شخص کسی خاص علاقے کے مخصوص لہجے میں بات کرتا ہے تو یہ نہ صرف اس کی جغرافیائی پہچان کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اس کا سماجی پس منظر اور طبقاتی تعلق بھی واضح کرتا ہے۔

اردو کے مختلف لہجے انفرادی اور اجتماعی شناختوں کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کراچی میں بولی جانے والی اردو، لاہور یا اسلام آباد میں بولی جانے والی اردو سے مختلف ہوتی ہے، اور اس فرق سے معاشرتی طبقاتی تفریق اور ثقافتی تنوع کا پتا چلتا ہے۔ پاکستان میں، زبان کے ذریعے معاشرتی گروہ بندی ہوتی ہے اور اسی بناء پر زبان کے استعمال میں تفریق پیدا ہو جاتی ہے۔ مقامی لہجے نہ صرف افراد کی سماجی پہچان کو شکل دیتے ہیں بلکہ ان کے معاشرتی تعلقات، ان کے معاشی یا تعلیمی پس منظر کی بھی عکاسی کرتے ہیں۔

اس طرح، اردو زبان کی شناخت نہ صرف اس کے قومی حیثیت کی وجہ سے اہم ہے بلکہ مختلف مقامی لہجوں کی موجودگی، ان کے استعمال اور سماجی پہچان میں ان کا کردار بھی اُسی طرح اہم ہے جیسے ایک قومی زبان کا کردار۔ اس میں جو فرق آتا ہے وہ سماجی طبقات، علاقے اور زبان کے استعمال کی بنیاد پر افراد کے درمیان روابط اور تعلقات کی تشکیل کو متاثر کرتا ہے۔

ڈاکٹر شوکت سبزواری نے تو ان پر طنز کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا ہے:

> ”شکر ہے کہ فرید کوٹی صاحب نے آدم علیہ السلام کی زبان کو اردو قرار نہیں دیا اور اگر وہ ایسا کرتے بھی تو شہادت و دلیل کی ضرورت نہ انہیں پہلے تھی نہ اب ہوتی۔“(3)

پاکستان میں اردو کے مختلف لہجے مختلف جغرافیائی علاقوں کی ثقافتوں اور تاریخ کی عکاسی کرتے ہیں۔ ہر خطے کا لہجہ اپنی جغرافیائی، نسلی اور ثقافتی پہچان کو ظاہر کرتا ہے۔ پاکستان کے مختلف خطوں میں بولے جانے والے اردو لہجے میں اہم فرق پایا جاتا ہے جو نہ صرف زبان کی ساخت بلکہ اس کے تلفظ، آوازنوں، اور لفاظی کے استعمال میں بھی مختلف ہوتا ہے۔

1. **لاہور کا لہجہ** : لاہور کا لہجہ پاکستانی اردو کا ایک اہم نمائندہ لہجہ ہے۔ لاہور کی اردو کو روایتی اور معیار کی زبان سمجھا جاتا ہے اور اس کی واضح اور شائستہ آوازیں مشہور ہیں۔ لاہور کا لہجہ عام طور پر اشرافیہ اور تعلیم یافتہ طبقے سے جڑا ہوا سمجھا جاتا ہے۔
2. **کراچی کا لہجہ** : کراچی کا اردو لہجہ دوسرے خطوں سے قدرے مختلف ہوتا ہے اور اس میں زیادہ تاثیر انگریزی اور دیگر مقامی زبانوں کی ہے، کیونکہ کراچی ایک تجارتی اور بین الاقوامی شہر ہے۔ یہاں کے لہجے میں زیادہ تیز اور تند آوازیں سنی جاتی ہیں، اور اس کے تلفظ میں عربی، انگریزی اور سندھی کے اثرات ملتے ہیں۔
3. **پشاور کا لہجہ** : پشاور کا لہجہ خیبر پختونخواہ کے ثقافتی پس منظر کی عکاسی کرتا ہے۔ یہاں کے لہجے میں پشتو زبان کا اثر نمایاں ہے اور یہ لہجہ اکثر نرم اور کھچاؤ سے آزاد ہوتا ہے۔ پشاور کی اردو میں قدیم خیبر پختون ثقافت کے اثرات بھی ملتے ہیں۔

4. **ملتان اور بہاولپور کا لہجہ** : جنوبی پنجاب کے علاقوں میں بولی جانے والی اردو نرم، مدھم اور لطیف ہوتی ہے، جو اس علاقے کی ثقافت اور نرمی کو ظاہر کرتی ہے۔ ان لہجوں میں عربی اور فارسی کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں۔
5. **کوئٹہ کا لہجہ** : بلوچستان میں بولی جانے والی اردو میں پشتو اور بلوچی کے اثرات واضح ہوتے ہیں۔ کوئٹہ کا لہجہ مختلف قسم کی صوتی ساخت اور لہجے کی تبدیلیوں کا حامل ہے۔

لہجوں کی سماجی اور ثقافتی اہمیت

مقامی بول چال کے لہجوں کی سماجی اور ثقافتی اہمیت صرف زبان کی ساخت تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ ایک وسیع تر سماجی اور ثقافتی سیاق و سباق میں بھی اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں ہر خطے کا لہجہ نہ صرف اس کی لسانی خصوصیات کو ظاہر کرتا ہے بلکہ وہ اس خطے کے لوگوں کی ثقافت، عادات، اور روزمرہ زندگی کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ لہجے کے ذریعے افراد اپنے سماجی پس منظر، تعلیم، اور معاشی حالت کی نشاندہی کرتے ہیں۔

لہجوں کا سماجی اثرات پر گہرا اثر ہوتا ہے، کیونکہ معاشرت میں زبان کا استعمال لوگوں کے درمیان طبقاتی اور نسلی فرق کو ظاہر کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، کراچی میں انگریزی کے اثرات کے ساتھ اردو بولنے والے افراد کو عام طور پر تعلیم یافتہ اور جدید سمجھا جاتا ہے، جبکہ پشاور اور بلوچستان میں بولے جانے والے لہجے عام طور پر گاؤں یا دیہی علاقوں کے لوگوں سے جڑے ہوئے سمجھے جاتے ہیں۔ اس طرح، زبان کے مختلف لہجے افراد کے درمیان سماجی تفریق کو اجاگر کرتے ہیں اور ان کے مقام اور حیثیت کا تعین کرتے ہیں۔

شوکت سبزواری اپنی کتاب ''اردو لسانیات'' میں اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

''کسی زبان کا ماخذ دریافت کرنا ہو تو زبان کے عام ڈھیلے ڈھالے مفرد یا مرکب الفاظِ مانعہ کو، جو زبان کے ڈھانچے یا کینڈے کے لیے اوپر سے مُنڈی ہوئی کھال یا جھلی کی حیثیت رکھتے ہیں، نظر انداز کر کے الفاظِ عامہ، بنیادی آوازوں (مادوں) اور صرفی و نحوی قواعد و اصولوں کو دیکھنا چاہیے کہ کس زبان کے ہیں اور آس پاس کی کس قدیم اصلی زبان کے بنیادی سرمایے سے ماخوذ ہیں۔ مانعہ اور مطلقہ الفاظ کی دو قسمیں ہیں۔ ''(4)

لہجے کی ثقافتی اہمیت بھی کم نہیں ہے۔ ہر علاقہ اپنے مخصوص لہجے کے ذریعے اپنی ثقافتی وراثت، کہانیاں، رسم ورواج اور روایات کو زندہ رکھتا ہے۔ زبان اور لہجے کے ذریعے ثقافت کی منتقلی ہوتی ہے، جو نسل در نسل چلتی ہے۔ مثال کے طور پر، لاہور کا لہجہ اپنے اندر اردو کے کلاسیکی ادب کی گونج رکھتا ہے، جبکہ پشاور کا لہجہ اپنے روایتی پشتو ثقافت کی عکاسی کرتا ہے۔

اس طرح، مقامی بول چال کے لہجے صرف زبان کی بات نہیں کرتے بلکہ یہ ایک ثقافتی اور سماجی علامت بن کر افراد کی شناخت اور ان کے درمیان تعلقات کو بھی شکل دیتے ہیں۔

زبان اور لہجے کا سماجی طبقوں سے گہرا تعلق ہے، کیونکہ ہر طبقہ اپنی مخصوص زبان یا لہجے کو اہمیت دیتا ہے، جو اس کے معاشی، تعلیمی، اور سماجی مقام کی نشاندہی کرتا ہے۔ پاکستان میں مختلف سماجی طبقات کے افراد کے لہجے میں واضح فرق پایا جاتا ہے، جو ان کے مقام، طبقے اور تعلیم کی عکاسی کرتا ہے۔

مثال کے طور پر، لاہور کا لہجہ عام طور پر اشرافیہ اور تعلیم یافتہ طبقے سے منسلک سمجھا جاتا ہے، کیونکہ لاہور کو پاکستان کا ثقافتی اور تعلیمی مرکز سمجھا جاتا ہے۔ اس لہجے میں سنجیدگی، شائستگی، اور ادب کی جھلک ہوتی ہے، جس کی بنا پر اسے ایک اعلیٰ معیار کا لہجہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، کراچی کا لہجہ اکثر ایک تیز، روایتی اور کاروباری لہجے کے طور پر جانا جاتا ہے، جہاں زبان کا استعمال تیز تر اور براہ راست ہوتا ہے۔ کراچی میں بولی جانے والی اردو میں انگریزی کے اثرات بھی نمایاں ہیں، جو جدید کاروباری طبقے اور اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کے درمیان مقبول ہے۔

دیہی علاقوں میں بولی جانے والی اردو، جیسے ملتان یا بہاولپور کے علاقے میں، زیادہ نرم، رواں اور مروجہ ہئیت میں بولی جاتی ہے، جس میں زیادہ تر قدیم روایات اور ثقافتوں کی جھلکیاں دکھائی دیتی ہیں۔ اس طرح، طبقاتی فرق اور لہجوں کا اثر یہ ظاہر کرتا ہے کہ زبان کا استعمال کس طرح افراد کی سماجی حیثیت اور طبقے کے مطابق ہوتا ہے۔

ثقافتی اور نسلی امتیاز

پاکستان کی معاشرت میں مختلف ثقافتی اور نسلی گروہوں کے درمیان فرق پایا جاتا ہے، اور زبان کے لہجے ان فرقوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ ہر علاقہ اور نسلی گروہ کی زبان میں مخصوص لہجے، تلفظ اور لفاظی ہوتی ہے، جو نہ صرف ان کی ثقافتی شناخت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ نسلی تفریق بھی پیدا کرتا ہے۔

پشاور میں بولی جانے والی اردو میں پشتو کا اثر غالب ہوتا ہے، جس کی وجہ سے یہ لہجہ اس علاقے کی نسلی شناخت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اسی طرح، بلوچستان میں بولی جانے والی اردو میں بلوچی اور پشتو کے اثرات موجود ہیں، جو کہ مقامی لوگوں کی ثقافت اور نسلی وابستگی کو ظاہر کرتے ہیں۔ کراچی اور لاہور میں بھی اردو کے لہجے مختلف نسلی گروپوں کے اثرات دکھاتے ہیں، جہاں انگریزی، سندھی، پنجابی اور اردو کے امتزاج کے اثرات نظر آتے ہیں۔

لہجے کا نسلی امتیاز اکثر سماجی روابط اور تعلقات میں مشکلات پیدا کرتا ہے۔ مختلف نسلی گروہوں کے افراد کو کبھی کبھار ان کے لہجے کی بنیاد پر سماجی طور پر الگ تھلگ کر دیا جاتا ہے یا ان کی شناخت کو کمتر سمجھا جاتا ہے۔ اس نسلی امتیاز کے اثرات زبان کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں، جیسے کہ کسی شخص کا لہجہ اس کی نسلی یا ثقافتی پس منظر کی نشاندہی کرتا ہے، جو کہ بعض اوقات طبقاتی تفریق اور نسلی امتیاز کی صورت اختیار کرتا ہے۔

لہجوں کے ذریعے تعلقات کی تشکیل

لہجے نہ صرف زبان کا حصہ ہیں بلکہ وہ سماجی تعلقات کی تشکیل میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں مختلف لہجے افراد کے درمیان تعلقات کی نوعیت کو متاثر کرتے ہیں۔ جب لوگ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں، تو ان کے لہجے کے ذریعے ایک خاص سماجی فریم ورک قائم ہوتا ہے جس میں طبقاتی تعلقات، ثقافتی وابستگیاں، اور نسلی گروپوں کے تعلقات شامل ہوتے ہیں۔

لہجے نہ صرف زبان کے استعمال کو متاثر کرتے ہیں بلکہ یہ گروہ بندی اور طبقاتی تعلقات کو بھی تشکیل دیتے ہیں۔ مقامی لہجے آپس میں تعلقات استوار کرنے کے طریقے کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ اسی لیے، مختلف لہجے اور زبان کی ساخت افراد کے ساتھ روابط، اشتراک اور تعلقات کے معیار کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ لہجوں کا یہ تعلق نہ صرف زبان کی زبانی حیثیت کو متاثر کرتا ہے بلکہ یہ سماجی تعلقات اور ثقافتی وابستگیوں کو بھی مستحکم یا متاثر کرتا ہے۔

یوں، لہجوں اور سماجی معانی کے درمیان تعلق پیچیدہ اور گہرائی میں ہے، جہاں زبان نہ صرف افراد کی شناخت اور سماجی تعلقات کو بیان کرتی ہے بلکہ یہ طبقاتی فرق، نسلی امتیاز اور ثقافتی وابستگیوں کی عکاسی بھی کرتی ہے۔

پاکستان میں مختلف علاقائی لہجوں کا تعلیمی اداروں میں گہرا اثر ہے، کیونکہ زبان اور لہجے کا استعمال طلباء اور اساتذہ کے درمیان بات چیت کے معیار، تدریسی طریقوں، اور تعلیمی کامیابی پر اثرانداز ہوتا ہے۔ تعلیمی اداروں میں لہجے کا اثر کئی طریقوں سے ظاہر ہوتا ہے:

1. **طلباء کی کامیابی** : طلباء کا لہجہ کبھی کبھار ان کی تعلیمی کامیابی کو متاثر کرتا ہے۔ مثلاً، لاہور اور اسلام آباد جیسے تعلیمی مرکزوں میں بولے جانے والے شائستہ اور واضح لہجے والے طلباء کو عام طور پر دیگر علاقوں کے طلباء کے مقابلے میں زیادہ قابل سمجھا جاتا ہے۔ ان لہجوں کو تعلیمی اداروں میں زیادہ پذیرائی ملتی ہے اور ان کے ساتھ تعلیمی مواقع کے دروازے کھلنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔
2. **اساتذہ کے ساتھ تعلقات** : تعلیمی اداروں میں اساتذہ کے ساتھ طلباء کے تعلقات میں لہجے کا بڑا کردار ہوتا ہے۔ اگر کسی طالب علم کا لہجہ کسی مخصوص علاقے سے متعلق ہو، تو اسے بعض اوقات کم تعلیم یافتہ یا کم مہذب سمجھا جاسکتا ہے، خاص طور پر جب وہ اپنے لہجے میں فرق محسوس کرتا ہے۔ ایسے طلباء کو اپنے آپ کو تعلیمی ماحول میں فٹ کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں، اور انہیں اکثر اپنے لہجے کو بہتر بنانے یا "معیاری" اردو بولنے کی کوشش کرنا پڑتی ہے۔
3. **تعلیمی مواد کی سمجھ** : مختلف لہجوں کے اثرات طلباء کے لیے تعلیمی مواد کی سمجھ کو متاثر کرسکتے ہیں۔ اگر تعلیمی مواد کسی خاص لہجے میں نہ ہو تو اس سے طلباء کو سمجھنے میں مشکلات پیش آسکتی ہیں، خاص طور پر دیہی علاقوں کے طلباء کو جو زیادہ تر اپنی مقامی زبان یا لہجے میں مواد سنتے ہیں۔ اس طرح، تعلیمی اداروں میں لہجوں کی موجودگی بعض اوقات تعلیمی مواد کی مکمل ترسیل اور طلباء کی کامیابی میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔

لہجے کا معاشی سرگرمیوں اور پیشہ ورانہ تعلقات پر گہرا اثر پڑتا ہے، کیونکہ زبان اور لہجے کا استعمال افراد کی معاشی حیثیت، کاروباری تعلقات، اور پیشہ ورانہ کامیابی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پاکستان میں لہجے کا اثر اقتصادی سرگرمیوں اور پیشہ ورانہ تعلقات میں مختلف طریقوں سے دکھائی دیتا ہے:

1. **پیشہ ورانہ مواقع** : پاکستان میں، اگر کوئی شخص ایک معیاری اور واضح اردو لہجہ بولتا ہے، تو اسے پیشہ ورانہ حلقوں میں زیادہ قابل سمجھا جاتا ہے، خاص طور پر کاروباری، انتظامی، اور تعلیم کے شعبوں میں۔ اس کے برعکس، اگر کسی فرد کا لہجہ زیادہ مقامی یا غیر معیاری ہو، تو اسے بعض اوقات پیشہ ورانہ مواقع تک رسائی میں دشواری ہوسکتی ہے۔ یہ تاثر معاشی میدان میں افراد کے لیے فرق پیدا کرتا ہے، اور بعض اوقات کم لہجے والے افراد کو پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع سے محروم کر دیا جاتا ہے۔
2. **کاروباری تعلقات** : پاکستان میں کاروباری تعلقات میں بھی لہجے کا اثر اہمیت رکھتا ہے۔ ایک تیز اور صاف لہجہ بولنے والے افراد کو اکثر کاروباری دنیا میں زیادہ کامیاب سمجھا جاتا ہے، کیونکہ ان کا انداز اور زبان کا استعمال انہیں زیادہ ذہین اور بااعتماد دکھاتا ہے۔ کاروباری دنیا میں ایسے افراد جو معیاری یا کاروباری اردو استعمال کرتے ہیں، انہیں اپنے ساتھیوں اور کلائنٹس

سے زیادہ پذیرائی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے برعکس، مقامی لہجے بولنے والے افراد کو کبھی کبھار کاروباری حلقوں میں کم کامیابی ملتی ہے کیونکہ ان کا لہجہ کچھ لوگوں کے لیے غیر پیشہ ورانہ یا غیر معیاری سمجھا جاسکتا ہے۔

3. **مقامی اور بین الاقوامی تعلقات** : عالمی سطح پر، جب لوگ پاکستانی لہجوں کے ساتھ اردو بولتے ہیں، تو انہیں عالمی مارکیٹ میں کام کرنے یا بین الاقوامی تعلقات استوار کرنے میں مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں زیادہ تر کاروباری تعلقات انگریزی اور معیاری اردو کے ساتھ ہوتے ہیں، اور مقامی لہجے کا اثر کبھی کبھار غیر پیشہ ورانہ تاثر پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، مقامی کاروباری تعلقات میں ثقافتی تعلقات اور لہجے کی اہمیت بہت زیادہ ہوتی ہے، کیونکہ مقامی لہجہ اکثر کاروباری مذاکرات اور روابط میں کمیونیکیشن کی ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

لہجے کا تعلیمی اور معاشی اثرات پاکستان میں اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ زبان کا استعمال سماجی حیثیت، تعلیم اور اقتصادی تعلقات کو متاثر کرتا ہے۔ تعلیمی اداروں میں لہجے کا اثر طلباء کی کامیابی، اساتذہ کے ساتھ تعلقات اور تعلیمی مواد کی سمجھ پر پڑتا ہے، جبکہ پیشہ ورانہ اور کاروباری دنیا میں بھی لہجے کی اہمیت افراد کے پیشہ ورانہ مواقع اور کاروباری تعلقات پر اثر انداز ہوتی ہے۔

میدان کے مشاہدات اور انٹرویوز

تحقیق کی اس شاخ میں میدان کے مشاہدات اور انٹرویوز کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے تاکہ مقامی لہجوں کے اثرات اور ان کے سماجی اور ثقافتی پہلوؤں کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔ اس طریقہ کار میں محققین نے مختلف علاقوں میں رہنے والے افراد کے روزمرہ زندگی کے مشاہدات کیے اور ان کے ساتھ انٹرویوز کیے تاکہ ان کے لہجے کے اثرات اور استعمال کو قریب سے جانچا جاسکے۔ اس تحقیق میں شامل علاقوں کے لوگ مختلف جغرافیائی، سماجی اور ثقافتی پس منظر رکھتے ہیں، جس سے مختلف لہجوں کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں۔

بقولِ گیان چند:

> ”زبان کا تاریخی مطالعہ عہد بہ عہد کے ادبی نمونوں ہی کے سہارے ہو سکتا ہے۔ تاریخی لسانیات تاریخ سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ ایک قوم پر دوسری قوم کی حکومت، تجارتی تعلقات وغیرہ فریقین کی زبان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی لسانیات بھی تاریخ کو شمع دکھاتی ہے یورپ اور ویلز کے جپسیوں کی

زبان میں ہندوستانی الفاظ کی افراط اس بات کی شاہد ہے کہ لوگ عہد ِ قدیم میں ہندوستان سے جاکر مغرب میں بدوباش کرنے لگے۔"(۵)

مختلف افراد سے انٹرویوز کیے گئے تاکہ ان کے لہجے کے اثرات، ان کے تجربات اور معاشرتی تعلقات پر ان کے لہجوں کا اثر معلوم کیا جاسکے۔ ان انٹرویوز میں مختلف سماجی طبقات اور عمر کے افراد کو شامل کیا گیا تاکہ مختلف زاویوں سے لہجوں کے اثرات کا جائزہ لیا جاسکے۔ ان انٹرویوز میں اس بات کا بھی جائزہ لیا گیا کہ افراد کس طرح اپنے لہجے کو سماجی میل جول میں اہم سمجھتے ہیں اور کس طرح اپنے لہجے کی بنیاد پر کسی شخص کی شناخت کی تشکیل ہوتی ہے۔

معاشرتی لسانیات کے سروے

معاشرتی لسانیات کے سروے اس تحقیق کا ایک اہم حصہ ہیں، جو مقامی لہجوں کے سماجی معنی کو سمجھنے کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔ یہ سروے مختلف افراد کی زبان، لہجے، اور سماجی تعلقات کے درمیان تعلق کو واضح کرنے میں مددگار ثابت ہوئے۔ سروے میں شامل سوالات کا مقصد لہجے کے اثرات کو مختلف سماجی پہلوؤں پر جانچنا تھا جیسے طبقاتی فرق، ثقافتی شناخت، اور افراد کے آپس میں تعلقات۔

1. سروے کے سوالات:

سروے میں مختلف سوالات شامل تھے، جیسے "آپ اپنے علاقے کے لہجے کو کس طرح دیکھتے ہیں؟"، "کیا آپ کا لہجہ آپ کی سماجی حیثیت پر اثرانداز ہوتا ہے؟"، "کیا آپ کو کبھی اپنے لہجے کی وجہ سے سماجی امتیاز کا سامنا ہوا؟"، "لہجے کے فرق کو آپ کس طرح اپنے روزمرہ تعلقات میں دیکھتے ہیں؟" ان سوالات نے تحقیق کو گہرائی فراہم کی اور لوگوں کی زبان کے استعمال کے بارے میں مختلف سماجی تفصیلات کو اجاگر کیا۔

2. نمونہ اور ڈیٹا کا تجزیہ:

سروے میں مختلف علاقوں کے افراد کو شامل کیا گیا، جن میں شہری اور دیہی دونوں علاقوں کے لوگ شامل تھے۔ ڈیٹا کا تجزیہ کرنے کے لیے محققین نے مختلف اقسام کی معیاری اور غیر معیاری لہجوں کا موازنہ کیا۔ سروے کے ذریعے حاصل کردہ معلومات سے یہ بات سامنے آئی کہ مقامی لہجوں کے استعمال کا تعلق افراد کی سماجی حیثیت، تعلیم، اور ثقافتی پس منظر سے ہوتا ہے۔

یہ تحقیق اس بات کو بھی اجاگر کرتی ہے کہ زبان کا استعمال صرف ایک معاشی اور ثقافتی اظہار نہیں بلکہ یہ افراد کے درمیان تعلقات کی نوعیت، ان کے رویوں اور معاشرتی مقام کا تعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

مقامی لہجوں کا سماجی اور ثقافتی اثرات

مقامی لہجوں کا سماجی اور ثقافتی اثرات پاکستانی معاشرت میں گہرے اور پیچیدہ ہیں، جن کا براہ راست تعلق افراد کی سماجی حیثیت، ثقافتی وابستگی، اور ان کے آپس میں تعلقات سے ہے۔ تحقیق سے حاصل ہونے والے اہم نتائج میں شامل ہیں:

1. **سماجی تفریق اور طبقاتی فرق:**

پاکستان میں مختلف مقامی لہجے طبقاتی فرق کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جیسے لاہور کا لہجہ عام طور پر معیاری اور شائستہ سمجھا جاتا ہے، جس کی وجہ سے اس علاقے کے افراد کو اشرافیہ اور تعلیم یافتہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، دیہی علاقوں یا کم تعلیمی پس منظر رکھنے والے افراد کے لہجے کو بعض اوقات سماجی طور پر کمتر سمجھا جاتا ہے۔ لہجے کی بنیاد پر یہ طبقاتی تفریق سماجی تعلقات کو متاثر کرتی ہے، کیونکہ مقامی لہجے بعض اوقات افراد کے لیے معاشرتی مواقعت کے دروازے بند کر دیتے ہیں۔

2. **نسلی اور ثقافتی شناخت:**

پاکستانی معاشرت میں زبان اور لہجے کا گہرا تعلق نسلی اور ثقافتی شناخت سے ہے۔ مثلاً، پشاور کا لہجہ پشتو کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے اور اس کے بولنے والے افراد کی نسلی پہچان کو واضح کرتا ہے۔ اسی طرح، بلوچستان کے لوگ بلوچی لہجے میں اردو بولتے ہیں، جو ان کی ثقافتی اور نسلی شناخت کا عکاس ہے۔ لہجے کے ذریعے افراد اپنے علاقے، ثقافت اور نسلی گروہ سے وابستگی کا اظہار کرتے ہیں، جس سے معاشرتی تعلقات میں نہ صرف ثقافتی تنوع بلکہ نسلی تفریق بھی ظاہر ہوتی ہے۔

3. **سماجی تعلقات کی تشکیل:**

مقامی لہجوں کا سماجی تعلقات پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ افراد اپنے لہجے کی بنیاد پر اپنے سماجی دائرہ کو تشکیل دیتے ہیں۔ اگر کسی کا لہجہ اس کے ماحول یا گروہ کے مطابق نہ ہو، تو اس سے اس کی سماجی حیثیت اور تعلقات میں مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ لہجے کا اثر افراد کے درمیان روابط کو مضبوط یا کمزور کرتا ہے، اور اس کے ذریعے وہ اپنے آپ کو کسی مخصوص سماجی گروہ میں شامل یا باہر محسوس کرتے ہیں۔

اردو زبان کی شناخت پر لہجوں کا اثر

اردو زبان کی شناخت پر مقامی لہجوں کا اثر انتہائی اہم ہے، کیونکہ پاکستان میں اردو نہ صرف ایک قومی زبان ہے بلکہ یہ مختلف مقامی

لہجوں کی مدد سے ایک متنوع ثقافتی منظر پیش کرتی ہے۔ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ اردو کے مختلف لہجے نہ صرف اس کی جغرافیائی اور ثقافتی شناخت کو ظاہر کرتے ہیں بلکہ وہ قومی سطح پر اردو کی حیثیت کو بھی متاثر کرتے ہیں۔

1. **زبان کی شناخت کی پیچیدگی:**

اردو کی شناخت ایک ہی زبان کے مختلف لہجوں کی موجودگی کی وجہ سے پیچیدہ ہو جاتی ہے۔ جب اردو مختلف علاقوں میں مختلف لہجوں میں بولی جاتی ہے، تو اس سے اس زبان کی واحد شناخت کا تصور دھندلا پڑتا ہے۔ لاہور کے لہجے کو معیاری اردو سمجھا جاتا ہے، جبکہ کراچی اور پشاور کے لہجے میں ان کے مقامی اثرات دکھائی دیتے ہیں، جو اردو زبان کے ارتقا کو مزید پیچیدہ بناتے ہیں۔ لہٰذا، اردو زبان کی شناخت مختلف ثقافتی، نسلی اور جغرافیائی اثرات کی نمائندگی کرتی ہے، جو مختلف علاقوں کے لوگوں کی زبان کے استعمال کی نوعیت پر منحصر ہوتے ہیں۔

2. **مقامی لہجوں کی اہمیت:**

تحقیق میں یہ بھی واضح ہوا کہ اردو کے مقامی لہجے زبان کی ثقافتی وراثت کا حصہ ہیں اور یہ اردو کے ایک متنوع اور زندہ زبان ہونے کی علامت ہیں۔ مختلف لہجے اردو کی زبان کی شناخت میں اضافہ کرتے ہیں اور اس کے سماجی اثرات کو اجاگر کرتے ہیں۔ لہجے اردو کو صرف ایک زبان کی حیثیت سے نہیں دیکھتے بلکہ اسے ایک ثقافتی اور سماجی وسیلہ بھی سمجھا جاتا ہے، جو پاکستانی معاشرت کی زبان کی شناخت کی گہرائی میں اضافہ کرتا ہے۔

3. **زبان کے ارتقا پر اثرات:**

اردو کے لہجوں کا ارتقا نہ صرف زبان کی ساخت میں تبدیلیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے بلکہ اس کے سماجی اور ثقافتی اثرات کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ مختلف لہجے اردو کی مختلف اقسام اور رنگتوں کو ظاہر کرتے ہیں، جو زبان کی نوعیت اور اس کے استحکام میں کردار ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا، اردو زبان کی شناخت پر مقامی لہجوں کا اثر زبان کے ارتقا کی ایک اہم علامت ہے، جو نہ صرف اس کی قومی حیثیت بلکہ اس کے مختلف سماجی اور ثقافتی پہلوؤں کو بھی اجاگر کرتا ہے۔

مقامی لہجوں کا سماجی، ثقافتی اور زبان کی شناخت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ ان لہجوں کے ذریعے افراد اپنے سماجی طبقے، ثقافتی پس منظر اور نسلی گروہ کی شناخت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اردو زبان کی شناخت میں بھی مقامی لہجوں کا اہم کردار ہے، جو اردو کو ایک متنوع اور ثقافتی طور پر بھرپور زبان بناتے ہیں۔ لہجے نہ صرف زبان کی سماجی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں بلکہ یہ افراد کے درمیان تعلقات، ثقافت اور نسلی تفریق کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔

پاکستان میں اردو کے مقامی لہجوں کا مطالعہ معاشرتی لسانیات کی ایک اہم شاخ ہے کیونکہ یہ لہجے نہ صرف زبان کے ارتقا کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ پاکستانی معاشرتی اور ثقافتی تنوع کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ اس تحقیق کے ذریعے یہ واضح کیا گیا ہے کہ مقامی لہجے سماجی میل جول اور تعلقات کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور تعلیمی و پیشہ ورانہ زندگی پر ان کا گہرا اثر پڑتا ہے۔

اس تحقیق کی بنیاد پر، یہ سفارش کی جاتی ہے کہ تعلیمی اداروں میں مقامی لہجوں کا احترام کیا جائے اور ان کے تحفظ کی کوشش کی جائے تاکہ زبان کی شناخت اور سماجی تعلقات کو مزید مستحکم بنایا جا سکے۔

حوالہ جات

1. آزاد محمد حسن، آبِ حیات، لاہور، حزینہ علم و ادب، 2001ء، ص27
2. آزاد، محمد حسین، کتابِ مذکور، ص24
3. شوکت سبزواری، اردو لسانیات، علی گڑھ، ایجوکیشنل بک ہاؤس، 2003ء، ص8
4. بحوالہ اردو کے غیر آریائی نظریات، ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری، محولہ بالا، ص173
5. گیان چند جین، پروفیسر، عام لسانیات، لاہور، بک ٹاک، میاں چیمبرز 3 ٹمپل روڈ، 2008ء، ص31

References:

1. Azad, Muhammad Hasan, Aab-e-Hayat (Lahore: Hazeena Ilm-o-Adab, 2001), p.27.
2. Azad, Muhammad Hussain, Kitab-e-Mazkoor, p.24.
3. Shaukat Sabzwari, Urdu Lisaniyat (Aligarh: Educational Book House, 2003), p.8.
4. In reference to Urdu ke Ghair Aryai Nazariyat, Dr. Badshah Muneer Bukhari, ibid., p.173.
5. Gyan Chand Jain, Professor, Aam Lisaniyat (Lahore: Book Talk, Mian Chambers, 3 Temple Road, 2008), p.31.